نیا ہو یا پرانا ۔ ۔ ۔ ۔ محدث آئیں گے ۔ صفحہ ۳
جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُسے بیدین اور دائرہ
اسلام سے خارج سمجھتا ہوں ۔ صفحہ ۲۹

کیا یہ شہادتیں فراہم کرتے وقت پیر محمد سعید صاحب سابقہ امیر جماعت حیدرآباد دکن کے مندرجہ ذیل الفاظ کو فراموش کر دیا جائیگا ؟

(۱) حضرت مرزا صاحب نے صرف محدث ہونے کا دعوٰی کیا ہے ۔ نبی حقیقی ہونے کا جو خاتم النبیین کے منافی اور لانبی بعدی کے خلاف ہے ۔

(انوار اللہ صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ ۱۹۰۴ء)

بہرحال ہم منتظر ہیں کہ قادیانی بزرگوں میں سے کون کون آگے بڑھتا ہے اور اپنے پیر کی رضا و خوشنودی کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور اپنے سابقہ عقائد کو پس پشت پھینکتا ہے ۔ جناب میاں صاحب کی خلافت اور قادیانیوں کی اندھی پیر پرستی دنیا کو بہت سے دلچسپ اور سبق آموز نظارے دکھلا چکی ہے لیکن قربانگاہ خلافت پر ایمان و دیانت کی اس قربانی کا نظارہ سب سے زیادہ دلچسپ اور عبرت انگیز ہوگا ۔ ہم جناب خلیفہ قادیان اور قادیانی اکابر کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اس طرح بھی اُن کا مقصد پورا نہیں ہو سکے گا ۔ صحیح طریق یہی ہے کہ شریفوں اور بہادروں کی طرح تبادلہ خیالات کریں یا صاف کہہ دیں ۔ ہم میں اس کی ہمت و جرأت نہیں ۔

علاوہ ازیں ہم یہ گذارش بھی کرنا چاہتے ہیں کہ مسئلہ نبوت کا تعلق مذہب سے ہے اس کے متعلق اس قسم کی خفیہ کاروائیاں مناسب نہیں ۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ اس خفیہ سرکلر کو اطلاع عام کے لئے الفضل میں درج کر دیا جائے اور اس کے جواب میں جو شہادتیں موصول ہوں ان سب کو شہادت دینے والوں کے اصل الفاظ میں چھاپ دیا جائے ۔ تاکہ دنیا ان سے کوئی صحیح نتیجہ اخذ کر سکے ۔

منشی ظفر علیخاں کیوں مخالف ہیں ؟

معاصر "مسلم سپیکٹیٹر" دہلی اپنی ۱۹ اپریل کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ :-

"مولوی محمد علی صاحب ایم اے مترجم انگریزی قرآن مجید کو آجکل "زمیندار" اور ان کے ہمنوا پادری کے لفظ سے پکارتے ہیں ۔ پادری کا لفظ فادر سے بگڑا ہوا ہے ۔ اس لئے یہ خطاب کہاں تک موزون ہے اور مولوی صاحب کہاں تک اس کے حقدار ہیں اس کا اظہار تو پادری بنانے والے اور لکھنے والے ہی جان سکتے ہیں اور بیان کر سکتے ہیں ۔ ہم تو یہاں پر یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یہی مولوی صاحب ۱۹۱۵ء تک زمیندار کے الفاظ میں حسب ذیل کے مصداق تھے :-

"جناب مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے ان عزیز الوجود بزرگوں میں سے ہیں ۔ جن کی عالمانہ زندگی کا ایک لمحہ بھی خدمت اسلام سے خالی نہیں رہتا ۔ وہ روزانہ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں ۔ حال ہی میں اس درس قرآن کے بعض اہم اقتباسات انہوں نے خود ہی مرتب کر کے شائع فرمائے ہیں جن میں اکثر آیات جزو اول اور کسی قدر جزو ثانی کی تفسیر ہے شاید اُردو کا خزانہ ایسے تابناک جواہر ریزے بڑی مشکلوں سے بھی نکال نہ سکے ۔

(ماخوذ از روزنامہ "زمیندار" ۱۵ اپریل ۱۹۱۵ء)

"زمیندار" لاہور کا مولوی صاحب کی نسبت خیال ۱۹۱۵ء میں جو کچھ تھا ۔ وہ مضمون بالا سے ظاہر ہے حالانکہ ۱۹۱۴ء میں وہ جماعت احمدیہ کے صدر بن چکے تھے اور مرزا صاحب قادیانی کے اسی طرح مرید تھے جس طرح وہ اب تک مرید ہونے کے دعویدار ہیں ۔ لیکن اب مولوی محمد علی صاحب میں جو عزیز الوجود تھے ۔ ۔ ۔ ۔ کچھ (ایسی) برائی آگئی کہ وہ پادری یا فادر کہلانے کے مستحق ہو گئے "

ہمارے معاصر کو معلوم ہونا چاہئیے کہ منشی ظفر علی خاں صاحب اور ان کے اخبار کے ضمیر کی آواز اب بھی وہی ہے جو کہ ۱۹۱۵ء میں تھی ۔ ان کی موجودہ مخالفت کی وجہ چند نسبتاً ذاتی اغراض ہیں ۔ ان اغراض کے سبب ان پر جنونی کیفیت طاری ہو گئی ہے اور اسی حالت میں ان کے قلم سے الٹی سیدھی تحریریں نکلتی رہتی ہیں

اسلامی تہواروں پر فسادات

آریہ سماج کی ماس پارٹی کا آرگن "آریہ گزٹ" اپنی ایک تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے کہ :-

"ہندوؤں کے تہوار بھی آتے ہیں مگر کیا مجال کہ کسی کا دل دکھایا جائے یا کسی قسم کی بدمزگی ہونے پائے لیکن ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ مسلمان بھائیوں کے بعض تہواروں پر کیوں ہر سال کہیں نہ کہیں فساد ہو ہی جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ آخر دونوں قوموں نے اسی دیش کے اندر رہنا ہے پس اگر پریم ، الفت اور یگانگت کیساتھ رہا جائے تو وہ ہماری قومی اور مذہبی مفاد کے لئے بھی ہر طرف مناسب اور ٹھیک ہے "

ہندو تہواروں پر امن اور مسلمان تہواروں پر فسادات کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان برادران وطن کے تہواروں پر اسلامی رواداری سے کام لیتے ہیں اور اشتعال انگیزی اور کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتے ، ہندو اور آریہ سماجی اسلامی تہواروں پر بالعموم اپنی ہندوانہ تنگ نظری ، دل آزاری اشتعال انگیزی اور بیجا مداخلت اور تمرد کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ کہیں ایک گائے کیلئے کئی کئی انسانوں کو بے دریغ ہلاک اور زخمی کر دیا جاتا ہے کہیں کسی پیپل یا بڑ کی شاخ کے تحفظ کیلئے بے دریغ مسلمانوں کے سر پھوڑے جاتے ہیں اگر ہندو اس تنگ نظری اور جہالت کو چھوڑ دیں تو اسلامی تہواروں پر فسادات نہ ہونے پائیں ۔ مسلمان ساری دنیا میں بستے ہیں لیکن ہندوستان کے سوا اور کسی ملک میں اسلامی تہواروں پر فسادات نہیں ہوتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ قصور مسلمانوں یا اسلامی تہواروں کا نہیں ۔ بلکہ ہندوؤں کی مسلم آزاری اور تعصب تنگ نظری کا ہے آریہ گزٹ نے اتحاد و امن پسندی کا جو وعظ فرمایا ہے اس کا شکریہ ۔ لیکن اس وعظ کی ضرورت مسلمانوں سے بہت زیادہ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو ہے جو مسلمانوں کو غیر ملکی اور ملیچھ سمجھتے ہیں آریہ سماجیوں کے سوامی نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے ۔ ان کو ملک سے نکال دیا جائے ۔

آہ ! حضرت مولانا محمد عبد اللہ خان صاحب

اخبار کی کاپیاں تیار ہو کر پریس جانے والی تھیں کہ ایک زبردست حادثہ پیش آگیا ۔ ایک بابرکت اور بافیض بزرگ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے ۔ اس رنجدہ حادثہ اور زبردست قومی نقصان کی اطلاع درج کرنے کے لئے آخری کاپی روک لی گئی ۔ اور انتہائی عجلت و بے چینی کی حالت میں یہ سطریں لکھی جا رہی ہیں ۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ہماری جماعت کے قابل عزت بزرگ حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم خادم جناب مولینا مصطفٰے خاں صاحب بی ۔ اے سابق امام مسجد ووکنگ اور مولینا مرتضٰے خاں صاحب بی ۔ اے انسپکٹر آف سکولز ریاست مانگرول کے والد محترم حضرت مولانا محمد عبد اللہ خاں صاحب سابق پروفیسر پٹیالہ کالج کا ۲۶ ۔ اپریل کی صبح کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا ۔ اناللہ ۔

حضرت مرحوم علم و فضل ۔ زہد و اتقا ۔ جوش اسلامی اور اخلاق عالیہ غرضکہ ہر لحاظ سے بزرگان سلف کا نمونہ تھے ۔ عربی اور فارسی کے زبردست عالم تھے ۔ پٹیالہ کالج میں عرصہ تک انہی زبانوں کے معلم رہے ۔ اسلام قرآن ، حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ سے آپ کو غیر معمولی عشق تھا ۔ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالٰی کی ذات سے بھی بیحد محبت تھی ۔ اخلاق کی یہ کیفیت تھی کہ ہر ایک چھوٹا بڑا دوست دشمن چند ملاقاتوں میں آپ کا گرویدہ ہو جاتا ۔ حضرت مسیح موعودؑ سے شرف بیعت کے بعد آخر دم تک سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہے کئی سال سے مرکز کی بچیوں کی دینی تعلیم کا کام اپنے ذمہ لے رکھا تھا اور کمال شوق اور محنت سے اس کو انجام دیتے تھے ۔

انتقال کے وقت عمر اسّی سال کے قریب تھی ۔ پیرانہ سالی اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے صحت کئی سال سے خراب تھی گذشتہ دنوں اکثر صاحب فراش ہو جاتے تھے اس ہفتہ بھی بخار کی وجہ سے دو تین روز طبیعت زیادہ خراب رہی لیکن ۲۵ ۔ اپریل کو حالت بہتر ہو گئی اور آپ نے غسل بھی کیا ۔ انتقال سے پندرہ بیس منٹ قبل لیٹے تھے ۔

۲۶ ۔ اپریل کو نماز جمعہ کے بعد میت قبرستان میانی صاحب میں لے جائی گئی اور وہاں نماز جنازہ کے بعد سپرد خاک کی گئی ۔ مرکز کے تقریباً تمام بزرگ و احباب جنازہ کے ہمراہ تھے ۔

حضرت مرحوم کا انتقال ایک زبردست قومی نقصان ہے ۔ دعا ہے اللہ تعالٰے آپ کو اعزاز کے ساتھ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے صاحبزادوں اور دیگر اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ۔ تمام جماعتیں جنازہ غائب پڑھیں ۔

خریداران پیغام صلح کو اطلاع

جہاں باقاعدہ جماعتیں نہیں ، یا مبلغین و محصلین انجمن دورہ پر نہیں جا سکتے ۔ ان مقامات کے خریداروں کی خدمت میں یکم مئی ۱۹۳۵ء سے وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں وہ انہیں وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں